ترجمانِ ختمِ نبوۃ

حضرۃ مولانا خواجہ خان محمد خانقاہ سراجیہ کندیاں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ ہمارے اس دور کی وہ عظیم شخصیت تھی جن پر اکابرِ امت کو ناز تھا۔ حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ اور حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ کے فیضِ تربیت نے ان کو عقیدۂ ختم نبوت سے وہ وابستگی اور تڑپ عطا کی جس نے آپ کو ترجمانِ ختم نبوت کے منصب پر فائز کیا۔ ویسے تو حضرت بنوریؒ کے زمانہ میں ان کے جوہر دنیا پر آشکارا ہوگئے تھے، علمأ امت ان کی تحریروں سے استفادہ کرتے تھے اور اکابر علمأ کرام ان کو ترجمانِ علمأ حق کی حیثیت دیتے تھے اور ہمارے حضرت بنوریؒ نے ان کو اپنا ہم نام، ہم کام اور مدرسہ کا مدار قرار دے کر ایک ایسے اعزاز سے سرفراز فرمایا تھا جو بہت ہی کم لوگوں کو نصیب ہوتا ہے۔ حضرت بنوریؒ کی وفات کے بعد آپ نے جس انداز سے "بینات" کے ذریعہ قلمی جہاد کیا اس نے حضرت بنوریؒ کی کمی کا احساس نہیں ہونے دیا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر میں حضرت بنوریؒ کی طرف سے ان کی تقرری ہماری سمجھ سے بالاتر تھی لیکن مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ کے انتقال کے بعد آپؒ نے جس طرح عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور میری ترجمانی کا حق ادا کیا وہ ان کی ایسی خصوصیت ہے جس کا تمام تر سہرا حضرت بنوریؒ کی کرامت اور حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی تواضع اور مروت کو جاتا ہے، اس وقت ہماری سمجھ میں آیا کہ حضرت بنوریؒ نے ان کو اتنے اصرار سے دفتر میں کیوں بٹھایا تھا۔

۱۹۸۹ء سے لے کر شہادت تک انہوں نے یورپ، افریقہ، سمرقند وبخارا اور پاکستان کے ایک ایک گوشے میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کام کو وسیع کیا اور قادیانیت کی کمر توڑ دی اور مرزا طاہر کے مباہلہ کے چیلنج کو قبول کر کے مسلمانوں کی عزت و وقار میں اضافہ کیا اور مرزا طاہر سے لے کر عام قادیانی تک کے ایک ایک شبہ کا مدلل جواب دیا، جوان کے قلم کا ایسا شاہکار ہے جس پر تاریخ اسلامی عرصہ دراز تک ناز کرتی رہے گی۔

تردیدِ قادیانیت کے علاوہ دیگر موضوعات پر بھی ان کی کتب و تصانیف ایک اچھا خاصا علمی ذخیرہ ہے، خاص کر ''اختلاف امت اور صراط مستقیم'' سے تو امت صدیوں تک استفادہ کرتی رہے گی اور قومیں رہنمائی حاصل کرتی رہیں گی۔ رشد و ہدایت کی مسند سے ہزاروں لوگوں کی اصلاح ان کا ایسا صدقہ جاریہ ہے جس کا تسلسل قیامت تک جاری رہے گا۔

مسلک سے مضبوط وابستگی اور اصلاح کے سلسلہ میں پختہ شرائط ان کا ایک خاص وصف تھا۔ علمأ دیوبند سے گہری عقیدت ان کے کمال کی سب سے بڑی دلیل ہے۔ واقعی وہ اسلاف کی مکمل تصویر تھے۔ ان کی شہادت کا سب سے بڑا نقصان میری ذات کو پہنچا کیونکہ میں اپنے ترجمان سے محروم ہو گیا۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ حضرت کی شہادت امت مسلمہ کے لئے اس صدی کا سب سے بڑا نقصان ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی تلافی کی بہتر صورت پیدا فرمائیں۔